روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 21 جولائی 2006ء 24 جمادی الثانی 1427 ہجری 21 وفا 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 161

اللہ کی خاطر چالیس دن

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جس شخص نے اللہ کی خاطر چالیس دنوں کو خالص کر دیا حکمت کے چشمے اس کے دل سے پھوٹ پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں۔

(الجامع الصغیر باب المیم جلد 2 ص 160)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے:۔..........

یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں۔ ایسے ذوق وشوق وحضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرماں برداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے۔ اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو جاتا ہے۔ اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احظاظ کی کشش سے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے۔ اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا۔ وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے:۔..........

یعنی جو شخص خدا تعالیٰ سے خائف ہے اور اس کی عظمت وجلال کے مرتبہ سے ہراساں ہے اس کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک یہی دنیا اور دوسری آخرت۔ اور ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں۔ جس کی ملونی کافور ہے۔ وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں۔ جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 385)

ڈاکٹر صاحبان مجلس نصرت جہاں کے تحت مستقل یا عارضی وقف کریں

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2003ء میں فرمایا:۔

"جلسے پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کیلئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولتیں میسر ہیں اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور حضرت مسیح موعود سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

معلومات اور وقف فارم کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کرنے کی درخواست ہے۔
سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار بالائی منزل احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
فون: 047-6212967

ماہر امراض جلد کی آمد

❁ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 23 جولائی 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی کا اعلان درج ذیل ویب سائٹ پر دیکھا جاسکتا ہے۔
(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ خون سے قیمتی جان کی حفاظت کریں

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 393)

گوشہ گمنامی سے دربار شہرت تک

حضرت مصلح موعود نے 20 فروری 1944ء کے جلسہ مصلح موعود میں اہل ہوشیار پور کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

آج ہم اس جگہ پر اس لئے جمع ہوئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں جس نے ایک گمنام شخص کو ایسے شخص کو، جو گھر میں بھی پہچانا نہیں جاتا تھا دنیا کے کونے کونے تک مشہور کر دیا۔

آپ ایسی گمنامی کی حالت میں دعا کرتے تھے کہ بعض دفعہ جب دور کے رشتہ دار آتے تو وہ سجدہ میں آپ کو بیٹھا دیکھ کر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ کوئی ملاں بیٹھا ہے، بعض دفعہ آپ پر ایسی ایسی حالت بھی گزر جاتی کہ خود فاقہ کرنا پڑتا اور اپنا کھانا کسی مہمان کو کھلا دینا پڑتا۔ چونکہ ہماری جدی جائیداد پر تایا صاحب کا قبضہ تھا اس لئے ہماری تائی صاحبہ بعض دفعہ اس غصہ میں کہ وہ کام نہیں کرتے انہیں کھانا بھی نہیں بھجواتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ خود سنایا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ جب کوئی میرے پاس مہمان آتا اور میں کھانے کے لئے ان کو کہلا بھیجتا تو وہ کہہ دیتیں کہ ہمارے پاس مہمان کے لئے کوئی کھانا نہیں۔ اس پر چپ کر کے حضرت مسیح موعود اپنا کھانا مہمان کو کھلا دیتے اور خود بھوکے رہتے۔ ایک شخص نے سنایا کہ میں ایک لمبے عرصہ تک آپ کے پاس مہمان رہا آپ کا طریق یہ تھا کہ اپنے لئے جو کھانا آتا وہ مجھے کھلا دیتے اور خود چنے بھنوا کر ان پر گزارہ کرتے۔ آپ اپنے اشعار میں بھی فرماتے ہیں.........

اے لوگو! تم جانتے ہو کہ ایک وقت مجھ پر ایسا گزرا ہے جب دستر خوانوں کے ٹکڑے اور بچی ہوئی روٹی مجھے کھانے کے لئے دی جاتی تھی لیکن آج وہ دن ہے کہ سینکڑوں خاندان اور قبیلے میرے ذریعے پرورش پا رہے ہیں۔ **پس وہی جس کو دنیا نے رد کیا، جس کو ذلیل اور حقیر سمجھا آج اس کی آواز پر لاکھوں انسان اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ دنیا میں کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی آج ایسا نہیں مل سکتا جس کے ساتھ اس قدر لوگ عقیدت اور اخلاص رکھنے والے ہوں اور جس کے نام پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے وہ لوگ تیار ہوں۔ قومیں بے شک وطنیت کے ماتحت آج قربانی کر رہی ہیں مگر دنیا کے پردہ پر کوئی فرد ایسا نہیں جس کے نام پر اتنے آدمی اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں جتنے آدمی حضرت مسیح موعود کے نام پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔** حالانکہ یہ وہی شخص تھا جو ایک طویلہ میں چالیس دن تک چلہ کشی کرتا رہا اور جس کو سوائے چند لوگوں کے دنیا میں کوئی شخص نہیں جانتا تھا.......... آج لاکھوں آدمی ایسے ہیں جو اس انسان پر ایمان لاتے ہیں صرف ہندوستان میں ہی نہیں بیرونی ملکوں میں بھی۔ آج پنجاب اور ہندوستان میں جماعت کو ایسی طاقت حاصل ہے اور اس قدر اعلیٰ طور پر وہ منظّم ہے کہ اور کوئی جماعت اپنی طاقت اور اپنی تنظیم میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اتنی تعداد چھوڑ اس سے سو گنا بڑی جماعت بھی دنیا میں کوئی ایسی نہیں جو وہ قربانیاں کر رہی ہو جو یہ جماعت دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 162-163 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

یہاں اس عظیم نشان آسمانی کا تذکرہ ضروری ہے کہ 1900ء میں حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ ''تائی آئی'' (البشریٰ از حضرت پیر سراج الحق نعمانی صفحہ 113 حاشیہ و تذکرہ) حضور نے فرمایا ''ہمارے لڑکوں کی تائی ہے جو ہماری دشمن ہے'' خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی دیکھئے تائی صاحبہ (حرمت بی بی) نے بالآخر خدائی نصرتوں کے بے شمار عجائبات مشاہدہ کرنے کے بعد 1916ء کے شروع میں حضرت مصلح موعود کی بیعت کر لی اور یکم دسمبر 1927ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پائی اور اب بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں آسودہ خاک ہیں۔ حضرت حسن رہتاسی کیا خوب فرماتے ہیں:۔

تیرے وعدے کے موافق تیرے مامور کے پاس
چل کے دنیا کے کناروں سے خدائی آئی
جس کے آنے کی خبر عہد نبوت میں ملی
تائی والے کی خلافت میں وہ تائی آئی

(کلام حسن صفحہ 67 مرتب ملک ڈاکٹر نذیر احمد ریاض مرحوم۔ ناشر مکتبہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الحفیظ نگہت صاحبہ دار العلوم غربی (ثناء) ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری پھوپھو مکرمہ حمیدہ فردوس صاحبہ مغل پورہ لاہور بعارضہ جگر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم بشارت احمد صاحب زعیم انصار اللہ 98 شمالی سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ عزیزہ مبشرہ خلیل بنت مکرم خلیل احمد گھمن صاحب مرحوم کی تقریب آمین مورخہ 12 جولائی 2006ء کو چک 98 شمالی ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم سے سچی محبت عطا فرمائے اور ہر قسم کے دکھوں اور پریشانیوں سے بچائے۔ آمین

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کیلئے نرسنگ اپرنٹس شپ کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر تکمیل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ تیزی سے اپنی تکمیل کی طرف گامزن ہے یہ ادارہ بین الاقوامی معیار کا امراض قلب کے علاج کیلئے ایک نہایت جدید مرکز ہو گا۔ اس ادارہ کیلئے نرسنگ اپرنٹس شپ میں داخلہ کیلئے مخلص، محنتی اور مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں اپنی درخواستیں سیکرٹری طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر محلّہ/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیمی معیار ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہے۔ رزلٹ کا انتظار کرنے والے طلباء بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ اگست 2006ء ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم سعید احمد مجید صاحب مقیم کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 11 مئی 2006ء کو میرے ماموں مکرم محمد ادریس احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی (مکتبہ فیض عام) کا جرمنی میں انتقال ہو گیا۔ آپ موصی تھے اور لوکل جماعت کے صدر تھے اس کے علاوہ زونل قائد، ناظم علاقہ، نیشنل قائد صنعت وصحت و جسمانی، ناظم جلسہ سالانہ اور ریجنل سیکرٹری وقف نو تھے۔ آپ کا جنازہ جرمنی میں محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے پڑھایا۔ مورخہ 16 مئی کو بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ اور تدفین پر مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اس صدمہ کے موقع پر بڑی کثرت سے احباب کرام نے بذریعہ فون اور خود تشریف لا کر ہم سب اہل خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار فرمایا اور ہمارے صدمہ میں شریک ہوئے جو ہم سب اہل خاندان کیلئے باعث تسلی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے اہل خاندان کی طرف سے احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

میڈیکل کے احمدی طلبہ متوجہ ہوں

پاکستان بھر کے تمام میڈیکل کالجز میں زیر تعلیم تمام احمدی طلباء و طالبات خواہ وہ کہیں بھی زیر تعلیم ہوں کے کوائف کی فوری ضرورت ہے اس لئے ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت تعلیم کو آگاہ کریں۔

1۔ نام (طالب علم/طالبہ علم)
2۔ ولدیت مع ایڈریس گھر۔
3۔ کالج کا نام
4۔ کونسے سال میں زیر تعلیم ہیں۔
5۔ ٹیلی فون نمبر (اگر ہے تو)

پتہ: دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ
35460 تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
فون 047-6212473

سانحہ ارتحال

مکرم سعادت احمد منیر صاحب صدر جماعت 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم کرم الٰہی صاحب ولد مکرم فضل الٰہی صاحب سابق سیکرٹری مال چک 565 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کو مورخہ 7 جون 2006ء فیصل آباد میں عبد اللہ پور چوک پر سڑک کراس کرتے ہوئے موٹر سائیکل کی ٹکر لگنے سے شدید چوٹیں آئیں اور آپ ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر وفات پا گئے۔ مرحوم بہت نیک، مخلص احمدیت کے فدائی اور محنتی کارکن تھے مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم طارق احمد صاحب اور مکرم خالد احمد صاحب اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی اپنے گاؤں میں تدفین ہوئی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز جلوے

بارش کے ذریعہ ظاہر ہونے والے چند نشانات

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جون 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبات کے ایک نئے سلسلہ کا آغاز فرمایا۔ ان خطبات کا موضوع انبیاء اور مامورین کو عطا کی جانے والی تائید و نصرت ہے۔

تائید و نصرت الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی نصرت مختلف اور متنوع صورتوں میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت بارش کی بھی ہے جسے صحیح معنوں میں باران رحمت کہا جاتا ہے۔ بارش یوں تو قدرت کا ایک کرشمہ ہے جس کا انسانی زندگی بلکہ حیوانی اور نباتاتی زندگی کی نشوونما اور ترقی سے بہت گہرا تعلق ہے اور ایک عام انسان کی نظر میں بارش کے نزول کے چند مادی اسباب ہیں جن کا مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں صاحبان علم یہ اندازے بتاتے رہتے ہیں کہ کب، کہاں اور کتنی بارش ہوگی؟ یہ انسانی اندازے صحیح بھی ہوتے ہیں اور کبھی غلط بھی۔ سچی بات یہ ہے کہ بارش کا برسنا بھی بلکہ بارش کا رک جانا بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک عظیم نشان ہے۔ دنیا کے لوگ تو اپنے ظاہری اور محدود علم کی بناء پر یہ جانتے ہیں کہ آسمان پر بادل آجائیں اور گہرے ہوں تو بارش ہوگی۔ بادل نہ ہوں تو بارش نہیں ہوگی۔ لیکن قادر و توانا خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کے انداز بہت عمیق اور پُرحکمت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کا ایک ذریعہ ضرور بنایا ہے لیکن وہ مسبب الاسباب ہے اور ہر بات پر قادر ہے بلکہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم اور اس کی مرضی کے تابع ہے۔

بارش یا باران رحمت مختلف انداز میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نشان بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں، خلفاء اور اپنے پیاروں کی دعاؤں کو سن کر عجب محبت کے رنگ میں جلوہ گری فرماتا ہے۔ آسمان پر بادل کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے پلک جھپکنے میں بادل آجاتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے جل تھل ہو جاتا ہے اور کبھی یوں لگتا ہے کہ موسلا دھار بارش اس زور سے برس رہی ہے کہ نہ معلوم کبھی رکے گی بھی یا نہیں اور ہوتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ بارش یکدم رک جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نشان قرار پاتی ہے۔

ان ہر دو قسم کے نشانوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی جلوہ گری ہوتی ہے اور جب یہ نشان کسی نبی، خلیفہ یا خدا کے کسی پیارے بندے کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوں تو یہ ان کی صداقت کے عظیم گواہ بھی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا زندہ ثبوت بھی۔ الغرض یہ ایک تفصیلی مضمون ہے جس کا مطالعہ بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز حقائق کو اجاگر کرتا ہے۔

بارش کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والی خدائی تائید و نصرت کے یہ نشانات کس کس انداز میں رونما ہوتے ہیں اس کی چند مثالیں بطور نمونہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلی اور مقدس ترین جامع مثال ہمارے پیارے آقا رسول مقبول ﷺ کے مبارک زمانہ کی ہے۔ مدنی دور کی بات ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ کو قحط نے آلیا۔ چنانچہ ایک جمعہ کے دن جبکہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ مویشی اور چوپائے ہلاک ہو رہے ہیں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف دکھائی دیتا تھا۔ پھر تیز ہوا چلی اور بادل بنانے لگی پھر وہ بادل جمع ہوگئے اور آسمان موسلا دھار بارش برسانے لگا یہاں تک کہ ہم پانی کے اندر سے گزر کر گھر پہنچے۔ یہ بارش اگلے جمعہ تک جاری رہی۔ چنانچہ اگلے جمعہ کے روز وہی شخص یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ مکان گر رہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روک دے۔ آنحضرت ﷺ مسکرائے پھر دعا کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے: اے اللہ تو ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر اب نہ برسا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے بادلوں کی طرف دیکھا تو وہ درمیان سے پھٹ گئے اور مدینہ کے اردگرد ایک ہار کی شکل اختیار کرگئے۔ (یعنی مدینہ کے اوپر آسمان صاف ہو گیا اور اردگرد بادل رہے)۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء)

حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص اور فدائی رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپورتھلہ روایت بیان کرتے ہیں:

جیٹھ کا مہینہ تھا۔ گرمی سخت تھی۔ ہم دارالامان میں حضرت کے حضور حاضر تھے۔ واپس جانے کے لئے اجازت لیتے وقت منشی اروڑے خان صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس قدر پانی ہو کہ نیچے بھی پانی اور اوپر بھی پانی ہو۔ میں نے بے تکلفی سے عرض کیا کہ حضور! یہ دعا ان کے لئے مانگی جاوے۔ آپ نے فرمایا خدا قادر ہے۔ ہم اجازت لے کر روانہ ہوئے۔ ابھی چوہڑوں کے گھروں سے باہر ہی نکلے تھے کہ یکا یک ایک بادل اٹھا اور بارش شروع ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد موسلا دھار کی صورت ہوگئی اور پانی ہی پانی ہو گیا۔

یکہ الٹ گیا اور منشی اروڑے خان صاحب نالی میں جا پڑے۔ میں اور محمد خان بچ گئے۔ منشی صاحب کو اپنی غلطی پر افسوس تھا اور کہتے تھے کہ میں نے ایسی دعا کیوں منگوائی؟

منشی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ایک نشان قبولیت دعا کا تھا۔ ادھر منشی صاحب نے اظہار خواہش کیا اور آپ نے فرمایا خدا قادر ہے اور وہ دعا قبول ہوگئی اور منشی اروڑے خان صاحب نے نیچے اور اوپر پانی کا مزا چکھ لیا۔ (بحوالہ الحکم قادیان 14 / اپریل 1934ء)

اگلا واقعہ دعا کے نتیجہ میں کئی روز سے جاری بارش کے رکنے کا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے کا ہے۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مرحوم روایت کرتے ہیں:۔

1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر و عصر کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(رفقاء احمد جلد 8 ص 71 مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے)

اسی تسلسل میں بارش کا ایک اور واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک بزرگ رفیق حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اپنی کتاب ''حیات قدسی'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے ایک سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی۔ آپ کے اپنے الفاظ میں:۔

''ہمارا یہ وفد جب بھاگلپور میں پہنچا تو مقامی جماعت کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کر کے ہمارے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ کا پنڈال ایک سرسبز و شاداب اور وسیع میدان میں بنایا گیا۔ حضرت مولوی عبدالماجد صاحب وہاں کے امیر جماعت تھے۔ آپ کے انتظام کے تحت کرسیاں، میز اور دریاں قرینہ سے لگائی گئیں۔ حاضرین کی تعداد بھی کافی ہوگئی۔ ابھی جلسہ کا افتتاح ہی ہوا تھا کہ ایک کالی گھٹا جو برسنے والی تھی مقابل کی سمت سے نمودار ہوئی اور کچھ موٹے موٹے قطرات بارش گرنے بھی شروع ہوگئے۔ میں اس وقت سٹیج کے پاس حضرت مولوی ابوالفتح پروفیسر عبدالقادر صاحب کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے قلب میں اس وقت بارش کے خطرہ اور دعوت الی اللہ کے نقصان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جوش بھر گیا اور میں نے اس جوش میں الحاح اور تضرع کے ساتھ دعا کی کہ اے خدا یہ ابر سیاہ تیرے سلسلہ حقہ کے پیغام پہنچانے میں روک بننے لگا ہے اور دعوت الی اللہ کے اس زریں موقعہ کو ضائع کرنے لگا ہے تو اپنے کرم اور فضل سے اس امنڈتے ہوئے بادل کو برسنے سے روک دے اور اس کو دور ہٹا دے۔ چنانچہ جب لوگ موٹے موٹے قطرات کے گرنے سے ادھر ادھر ہلنے لگے اور بعض لوگوں نے فرش کو جو نیچے بچھایا ہوا تھا لپیٹنے کی تیاری کرلی تو میں نے اس سے منع کر دیا اور لوگوں کو تسلی دلائی کہ وہ اطمینان سے بیٹھے رہیں بادل ابھی چھٹ جائے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے کہ وہ بادل جو تیزی سے امنڈا چلا آتا تھا، قدرت مطلقہ سے پیچھے ہٹ گیا اور بارش کے قطرات بھی بند ہوگئے اور ہمارا جلسہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت کامیابی کے ساتھ سرانجام ہوا''۔

(حیات قدسی جلد سوم ص 25)

باران رحمت دعوت الی اللہ کے میدان میں خدائی رحمت کا پیغام لے کر اترتی اور متعدد مواقع پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نشان بن کر سعید فطرت لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

موضع کریام ضلع جالندھر کا واقعہ ہے کہ ایک مجلس میں حضرت حاجی غلام احمد صاحب اور بنگہ کے حضرت شیر محمد صاحب تانگے والے موجود تھے۔ اس وقت شدت کی گرمی پڑ رہی تھی۔ ایک غیر احمدی دوست چھجو خان نامی سے دعوت الی اللہ کی گفتگو کا سلسلہ جاری تھا۔ دوران گفتگو اس نے کہا کہ اگر آج بارش ہو جائے تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ حضرت حاجی صاحب نے اسی وقت احمدی احباب کی معیت میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کر دیئے۔ مسبب الاسباب خدا کی قدرت نے عجیب کرشمہ دکھایا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ آسمان پر بادل چھاگئے اور زور سے بارش برسنے لگی۔ یہ خدائی نشان دیکھ کر چھجو خان صاحب نے اسی وقت بیعت کرلی!

(بحوالہ تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 32,31)

اسی طرح کا ایک اور ایمان افروز واقعہ 1989ء میں قادیان دارالامان کی بابرکت بستی میں رونما ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ عاجز اس موقعہ پر قادیان میں موجود تھا اور اس واقعہ کا عینی شاہد ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر:

’’ملائشیا سے ایک غیراز جماعت خاتون اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔ احمدیت کا لمبے عرصہ سے مطالعہ کر رہی تھیں اور بہت حد تک مطمئن تھیں۔ لیکن بیعت کرنے کے لئے پورا انشراح نہیں ہو رہا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز رات کے وقت انہیں بیت الدعا میں دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر انہوں نے اپنی ہدایت کے لئے کچھ اس رنگ میں دعا کی کہ خدایا! اگر واقعی احمدیت سچی ہے تو مجھے اس کا یہ نشان عطا فرما کہ کل سارا دن بارش ہوتی رہے۔

نہ معلوم اس پاک دل خاتون نے کس درد سے یہ دعا کی کہ دربار الٰہی میں فوراً مقبول ہوگئی اور جلسہ سالانہ کے تیسرے دن صبح سے شام تک قادیان میں بارش ہوتی رہی، جس کی وجہ سے منتظمین کو کافی دقت بھی ہوئی اور جلسہ کا انتظام بیت اقصیٰ اور بیت مبارک میں کرنا پڑا۔ شام کو اس خاتون نے بیعت کر لی اور ساتھ ہی کہنے لگیں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری اس دعا کی قبولیت سے لوگوں کو اس قدر دقت ہوگی تو میں خدا سے کسی اور نشان کی درخواست کر لیتی!‘‘

(بحوالہ تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 32)

اس جگہ میں اپنے والد گرامی، خالد احمدیت، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور کے بارہ میں اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

میری والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (اطال اللہ بقاءھا) بیان کرتی ہیں:۔

’’لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ مولوی صاحب کی دعا سے بارش ہو جاتی ہے۔ ایک دن جمعہ پڑھا کر گھر آئے تو کہنے لگے کہ آج میں نے دوستوں کے کہنے پر بارش کے لئے دعا کی ہے۔ آج انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی۔ سخت گرمی تھی۔ آپ قمیص اتار کر بیٹھ گئے بارش کے انتظار میں۔ اس وقت چلچلاتی دھوپ تھی لیکن دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور تھوڑی دیر کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور جل تھل ہو گیا‘‘۔ (حیات خالد ص 676)

ایک اور خادم احمدیت حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم مربی سلسلہ انڈونیشیا کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ آپ پاڈانگ شہر کے محلہ یاسر مسکین میں رہتے تھے۔ علاقہ کے اکثر مکانات لکڑی کے اور بالکل ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ اتفاقاً اس محلہ میں آگ لگ گئی جو ارد گرد کے مکانات کو راکھ بناتی ہوئی آپ کی رہائش گاہ کے قریب پہنچ گئی حتی کہ اس کے شعلے آپ کے مکان کے چھجے کو چھونے لگے۔

یہ نازک صورتحال دیکھ کر احباب نے پُرزور اصرار کیا کہ آپ مکان کو فوری طور پر خالی کر دیں۔ لیکن آپ نے پورے یقین اور وثوق سے فرمایا:

’’یہ آگ انشاء اللہ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ یہ مکان اس وقت حضرت مسیح موعود کے ایک غلام اور مجاہد فی سبیل اللہ کی رہائش گاہ ہے اور حضور سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ

’’آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے‘‘

روای بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب ابھی یہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک بادل امڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جس نے آناً فاناً اس آگ کو بالکل ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نے آگ کو واقعی مسیح موعود کے غلام کا غلام بنا دیا!

(بحوالہ تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 34)

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ ہر چیز اس کے اشارہ پر حرکت کرتی ہے۔ اس واقعہ میں موسلا دھار بارش نے اچانک برس کر تائید الٰہی کا نمونہ دکھایا۔ اب ایک اور واقعہ دیکھیں جو اس کے برعکس ظہور میں آیا اور بہت ہی غیر معمولی حالات میں بارش اچانک رک کر میدان دعوت الی اللہ میں خدائی تائید و نصرت کا نشان بن گئی۔ حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم ایک بار اسی شہر پاڈانگ میں ہالینڈ کے ایک عیسائی پادری سے گفتگو کر رہے تھے جسے سننے کے لئے لوگ بکثرت وہاں جمع تھے۔ اسی اثناء میں اچانک موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اس علاقہ میں یہ معمول ہے کہ جب بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے مسلسل برستی رہتی ہے اور رکنے کا نام نہیں لیتی۔

دعوت الی اللہ کی گفتگو میں جب وہ پادری دلائل کے میدان میں عاجز آ گیا تو اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے اچانک یہ عجیب و غریب مطالبہ کر ڈالا کہ اگر واقعی عیسائیت کے مقابل پر تمہارا مذہب سچا ہے تو ذرا اپنے خدا سے کہئے کہ وہ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے اور اس موسلا دھار بارش کو اسی وقت بند کر دے۔ بظاہر اس پادری نے اپنے زعم میں ایک ناممکن بات کا مطالبہ کیا اور بارش کے معمول پر قیاس کرتے ہوئے اسے کامل یقین ہوگا کہ ایسا ہرگز نہ ہو سکے گا۔ لیکن دنیا نے اس موقع پر خدائی غیرت اور دعوت الی اللہ کے میدان میں تائید الٰہی کا ایک حسین کرشمہ دیکھا۔ پادری کے مطالبہ کرتے ہی حضرت مولانا موصوف نے اپنے زندہ خدا پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے بڑی پُراعتماد اور جلالی آواز میں بارش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

’’اے بارش! تو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور دین حق کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے!‘‘

’’دین حق کے قادر و توانا اور زندہ خدا پر قربان جایئے کہ ابھی چند منٹ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ موسلا دھار بارش خلاف معمول تھم گئی اور وہ پادری اور سب حاضرین اللہ تعالیٰ کے اس عظیم نشان پر انگشت بدنداں رہ گئے!

(تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 35،34)

اس مضمون میں چند نمونے بطور مثال پیش کر رہا ہوں۔ اس لئے ایک اور مثال پر اکتفا کروں گا۔ اس واقعہ کے راوی مکرم محترم شیخ محمد حسن صاحب مرحوم ہیں جو لمبا عرصہ لندن میں مختلف خدمات دینیہ بجا لانے کے بعد کچھ عرصہ قبل فوت ہوئے ہیں۔ آپ نے بیان فرمایا:

’’میرے ساتھ ایک یعقوب نامی شخص کام کرتا تھا دہریہ خیالات کا تھا، اللہ تعالیٰ کی ذات سے منکر تھا، اس کی شوخیاں حد سے بڑھنے لگیں ایک دن طنز سے کہا دیکھو کتنی گرمی ہے، تم اپنے خدا سے کہو کہ بارش برسا دے، میں نے اسے بہت سمجھایا کہ ہم دعا کر سکتے ہیں مگر حکم نہیں دے سکتے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں دعا شروع کر دی، اس رات بادل آئے مگر برسے بنا چلے گئے مجھے یقین تھا کہ آج جاتے ہی دوبارہ مجھے طعنہ دیا جائے گا وہی ہوا جاتے ہی مجھے وہی شخص ملا اور بار بار اس کا اصرار کہ تمہارا خدا کر جا تو بہت مگر برسا نہیں۔ اس نے میرا وہاں بیٹھنا مشکل کر دیا۔ دن کے گیارہ بجے تھے میں اٹھ کر باہر چلا گیا شدید گرمی تھی۔ میں نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو اس کی غیرت کا واسطہ دے کر التجا کی اے خدا وہ دہریہ تیری ذات کا منکر ہے اور مجھے طعنہ دیئے جا رہا ہے تو اس کا منہ بند کر۔ میری عاجزی کو ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ نہ جانے کہاں سے آسمان پر بادل آئے اور میرے چہرے پر بارش کے قطرے گرنے لگے۔ پھر میں نے اللہ سے التجا کی کہ وہ اس بارش سے تو نہیں مانے گا۔ ...... پھر کیا تھا اتنی زوردار بارش ہوئی اور زوردار ہوا کے جھکڑ چلے، دہریہ اس وقت برآمدہ میں بیٹھا تھا اور بارش اور ہوا کا زور اس کے منہ پر جا کر لگ رہے تھے۔ جس پر وہ بے اختیار بول اٹھا۔ میں مان گیا کہ تمہارا خدا زندہ خدا ہے۔ ساتھ ہی اس نے کہا یہ خدا صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کا ہی ہو سکتا ہے۔ میں تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھا اور اس کی حمد کے گیت گا رہا تھا‘‘۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 3 مئی 2006ء)

سب سے بہتر اور کامل دعا سورۃ فاتحہ ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بڑھتے ہوئے بچوں میں درد کی شکایت

اکثر والدین کے ساتھ یہ صورتحال پیش آتی ہے کہ ان کا آٹھ سالہ لڑکا رات کو اچانک اٹھ کر روتے ہوئے بتاتا ہے کہ اس کی ٹانگوں میں درد ہو رہا ہے۔ ماں باپ اس کی ٹانگیں دباتے ہیں۔ تکلیف دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اپنے جگر پارے کو کون سی دوا دیں اور کیا اسے ہسپتال لے جائیں؟ پریشان مت ہوں۔ آپ کا لڑکا درد بلوغت (Growing Pains) میں مبتلا ہے۔ یہ درد 25 سے 40 فیصد بچوں کو اپنا نشانہ بناتا ہے۔

درد بلوغت عام طور پر دو بار حملہ کرتا ہے۔ بچپن میں جب بچے، بچی کی عمر تین سے پانچ سال ہوتی ہے اور پھر بعد میں جب عمر آٹھ سے بارہ برس تک ہوتی ہے۔ یہ خلل ان چند امراض میں سے ایک ہے جس کے ہونے کی اصل وجہ تحقیق کے باوجود ماہرین نہیں جان سکے۔ کچھ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ درد بڑھتی ہڈیوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تاہم ان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں۔

اس درد کی بنیادی وجہ وہ چوٹیں اور موچیں ہیں جو چست و چالاک بچوں کو دن بھر کھیلنے، دوڑنے، بھاگنے اور چھلانگیں لگانے کے دوران لگتی ہیں۔ یہ درد عموماً اس دن جنم لیتا ہے۔ جب بچہ کچھ زیادہ ہی بھاگ دوڑ کرے۔ اس تکلیف کی بنیادی علامت یہ ہے کہ یہ ہمیشہ جوڑوں کے بجائے اعصاب میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر بچوں میں ٹانگوں کے کسی حصے میں یہ درد جنم لیتا ہے۔ یاد رکھئے اگر جوڑ کسی خطرناک مرض کا نشانہ بنیں تو وہ سوج کر متورم ہو جاتے ہیں۔ جبکہ درد بلوغت کے خلل میں بچوں کے جوڑ ٹھیک رہتے ہیں۔

یہ تکلیف عموماً سہ پہر کے بعد یا اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب بچہ بستر پر لیٹ جائے۔ تاہم ایسا بھی کبھی ہی ہوتا ہے کہ درد کی شدت سوئے ہوئے بچے کو اٹھا دے۔ درد کی شدت ہر بچے میں مختلف ہوتی ہے اور زیادہ تر بچے روزانہ تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ یہ مرض دریافت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ درد کا مقام چھونے پر بچہ کیا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ جن بچوں میں کسی مرض کے باعث تکلیف جنم لے۔ وہ کسی کے چھونے پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیونکہ اعضاء کی حرکت درد بڑھا دیتی ہے۔ اس کے برعکس درد بلوغت میں مبتلا بچے چھونے، مالش کرنے اور گود لینے پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کی درست تشخیص کے لئے خون کا ٹیسٹ اور ایکسرے ضروری ہوتا ہے۔ والدین درج ذیل اقدامات کر کے اپنے بچے، بچی کو تکلیف سے نجات دلا سکتے ہیں۔

☆ درد کی جگہ پر مالش کریں۔
☆ بچے کو کہیں کہ وہ اعصاب پھیلائے۔
متعلقہ جگہ پر گرم پیڈ رکھیں۔
☆ درد کے لئے پیناڈول یا بروفین کا سیرپ یا گولی دیں۔

یاد رکھیں بارہ سال سے کم عمر بچے کو کبھی اسپرین نہ دیں کیونکہ اس سے ایک نایاب مگر خطرناک مرض ہو سکتا ہے۔

اب آپ کے چہیتے بیٹے یا بیٹی کو یہ انوکھا مرض تنگ کرے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کی آہستہ آہستہ کسی اچھے تیل سے مالش کریں اور اسے آرام دینے کی بھرپور کوشش کریں۔ یہ کوئی خطرناک بیماری نہیں۔ یہ بچے کی نشوونما کی علامت ہے۔ تاہم کسی وقت اس کا بچوں کے ڈاکٹر سے طبی معائنہ بھی کروا لیں۔

مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ

صوبہ کیرالہ

ہندوستان کا سوئٹزر لینڈ

یہاں خواندگی کا تناسب 100 فیصد ہے

خاکسار پچھلے 20 سال سے متواتر لندن سے قادیان کی جماعتوں میں مختلف منصوبوں کے سلسلہ میں جارہا ہے۔ اس دوران جب کبھی کیرالہ کے احمدی احباب سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُر زور الفاظ میں کیرالہ آنے کی دعوت دیتے اور ساتھ یہ بھی ضرور ذکر کرتے کہ ایک دفعہ آپ کیرالہ آئیں تو سہی۔ پھر آپ یورپ کو بھول جائیں گے۔ لوگ اس صوبہ کو ہندوستان کا سوئٹزر لینڈ کہتے ہیں اور واقعی یہ بہت ہی خوبصورت علاقہ ہے۔

فروری 2006ء میں خاکسار کو آخرکار 10 دن کے لئے کیرالہ جانے کا موقعہ ملا۔ قادیان سے دہلی ریل گاڑی سے اور پھر دہلی سے تین گھنٹے کی فلائٹ نے مجھے کیرالہ کے شہر کالی کٹ پہنچا دیا۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے ہوائی جہاز بمبئی بھی ٹھہرا کالی کٹ ایئرپورٹ پر جب خاکسار اترا تو مکرم و محترم محمد عمر صاحب مربی سلسلہ لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ہوائی جہاز سے اترتے وقت نزدیک سے صوبہ کا ایک طائرانہ نظارے کا بھی موقع ملا تو واقعی ایک بہت ہی دلکش منظر تھا۔ ہر طرف درخت ہی درخت تھے۔ اس قدر درخت اور سبزہ کا میرے لئے ہندوستان میں دیکھنا ایک غیر معمولی بات تھی۔ تو دوستوں کا اس صوبہ کو ہندوستان کا سوئٹزر لینڈ کہنا کسی حد تک ٹھیک ہی معلوم ہوتا تھا۔

ابتدائی دور میں واسکوڈے گاما یہاں آکر آباد ہوئے اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔ ایک بڑے چرچ میں ان کو دفنا دیا گیا جو کہ آجکل غیر ملکی سیاحوں کے لئے ایک خاص دلچسپی کا مقام ہے۔ ان کے یہاں آنے سے اس علاقہ میں عیسائیت کا آغاز ہوا۔ مسلمان بھی تقریباً اسی دور میں یہاں آکر آباد ہوئے۔ یہ علاقہ ہندوستان کے جنوب میں سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔ نومبر 1956ء میں کیرالہ کو ہندوستان کا ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا۔ یہاں کی مشہور پیداوار چائے، ربڑ، الائچی، کافی اور ناریل ہیں۔ ان کے ساحل سمندر خوبصورتی کے لحاظ سے ایک خاص مقام کے حامل ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ یورپ میں ساحلوں (Beaches) پر ریت ہونے کی وجہ سے سطح زمین بہت نرم ہوتی ہے اور آپ کے پاؤں چلتے وقت ان میں دھنس جاتے ہیں۔ تیز چلنے میں مشکل پیش آتی ہے لیکن کیرالہ کے ساحلوں پر میں نے ایک خاص بات دیکھی کہ سمندر کے کناروں پر زمین اس قدر سخت تھی کہ ہم گاڑی میں بیٹھ کر سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ کافی دور تک قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ساحل کی صفائی کا پہلو اکثر ممالک میں مسائل سے دوچار ہوتا ہے۔ لیکن کیرالہ میں ساحلوں کی صفائی کا معیار بھی بہت اچھا ہے۔

اس صوبہ کا رقبہ تقریباً 39 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ سو فیصد لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ یہ ایک خاص امتیاز ہے۔ جو میرے خیال کے مطابق دنیا میں صرف اور صرف صوبہ کیرالہ کا طرہ امتیاز ہے۔ ورنہ دیکھا گیا ہے کہ یورپین ممالک میں بھی پانچ دس فیصد لوگ لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ باوجود اس کے کہ ان ممالک میں ایک خاص عمر تک سکول میں جانا لازمی ہوتا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہاں 50 فیصد ہندو ہیں۔ 25 فیصد عیسائی اور 25 فیصد مسلمان۔ پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے مختلف مذاہب میں تناؤ نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر بڑے شہر میں مسجد، مندر اور چرچ ساتھ ساتھ تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ ہر مذہب کے لوگ اپنی اپنی روایات کے مطابق عبادت گاہوں میں آتے جاتے ہیں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ برادرانہ ماحول میں رہتے ہوئے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عجب بات جو دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ کیرالہ ہندوستان کا ایک اہم صوبہ ہے اور سکھ مذہب کے لوگ ہندوستان کے ہر حصہ میں دیکھے جاتے ہیں لیکن مجھے 10 دن کے دوران ایک بھی سکھ مذہب کا پیروکار یہاں دیکھنے میں نہیں آیا۔ پوچھنے پر کوئی بھی اس کی وجہ نہ بتا سکا۔ لیکن عجیب سا محسوس ہوا کہ ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی یہاں کوئی سکھ باشندہ دیکھنے کو نہیں تھا۔

کیرالہ ہندوستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ یہاں پہنچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کسی غیر ایشیائی ملک میں آگئے ہیں۔ اگر آپ کو عام ہندوستانی غذا کھانے کی عادت ہے تو وہ کھانے آپ کو یہاں نہیں ملیں گے۔ دال روٹی اور آلو گوشت یہاں رہنے کے دوران بھول جائیں۔ یہاں کے کھانے میں چاول اور ناریل کا استعمال حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ ناشتہ میں آپ کو ابلے ہوئے چاول، چاول کو پیس کر اس کے بنائے ہوئے کوفتے جن کے اوپر چینی ڈال کر کھایا جاتا ہے۔ مچھلی کا شوربا اور پھر چاول کو پیس کر اس کی چپاتی اکثر چاول کے ساتھ کیلا ملا کر بھی کھایا جاتا ہے اور بعض دفعہ کیلے کو چھلکے کے ساتھ ابال کر کھانے کی میز پر رکھا ہوتا ہے۔ یہ سب اشیاء آپ کو دوپہر اور شام کے کھانے کے ساتھ پیش کی جائیں گی۔

کھانے کے کمرہ میں ایک واش بیسن (Wash Basin) ضرور ہوتا ہے۔ وہاں آپ ہاتھ دھو کر کھانے کی میز پر بیٹھیں۔ کھانا یہاں ہاتھ سے کھایا جاتا ہے۔ چمچے کا استعمال دیکھنے میں نہیں آیا۔ اگر آپ کو چمچے کے ساتھ کھانے کی عادت ہے تو آپ کو خاص طور پر مانگنا پڑے گا۔ کھانے کے اختتام پر آپ کو پھر ہاتھ دھونے ہوں گے۔ پہلے پہلے تو مجھے ہاتھ سے کھانے میں ہچکچاہٹ ہوتی تھی لیکن دو تین دن کے بعد پھر عادت ہوگئی۔

یہاں پینے کے لئے گرم پانی کا استعمال زیادہ ہے۔ کھانے کی میز ہے۔ سادہ پانی اور نیم گرم پانی دونوں رکھے جاتے ہیں۔ لوکل باشندے زیادہ تر نیم گرم پانی کے استعمال کو ترجیح دیتے ہیں۔ پہلے پہلے تو مجھے گرم پانی کے استعمال میں مشکل پیش آئی لیکن اس وزٹ کے بعد میں نے تو مسلسل کھانے کے ساتھ نیم گرم پانی کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک تو نیم گرم پانی زیادہ پیا جاسکتا ہے۔ دوسرے ہم جو گھی والے کھانے کھاتے ہیں اس سے گلے میں چکنائی لگ جاتی ہے لیکن کھانے کے بعد نیم گرم پانی پینے سے گلے کی فوری طور پر صفائی ہو جاتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ طبعی طور پر بھی گرم پانی کے استعمال میں بہت فائدے ہیں۔

موسم Tropical نوعیت کا ہے۔ اس لئے غسل خانوں میں گرم پانی کی سہولت کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اگر آپ کو صبح گرم پانی کے استعمال کی عادت ہے تو اس کے لئے آپ کو پہلے سے بتانا ہوگا۔ عام لوگ معمول کے پانی کے ساتھ غسل لینے کے عادی ہیں۔

گھروں میں داخلہ سے پہلے عام طور پر ایک چھوٹا سا برآمدہ ہوتا ہے۔ جہاں آپ کو گھر میں داخل ہونے سے پہلے جوتے اتارنے ہوں گے۔ گھر کے اندر ننگے پاؤں پھرنے کا رواج ہے۔ فرشوں پر ماربل یا ٹائلیں ہوتی ہیں۔ صفائی کا معیار اول درجہ کا ہوتا ہے۔ مٹی یا گرد کا نام و نشان بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ غسلخانوں کے اندر سلیپر رکھے ہوتے ہیں۔ جو غسلخانے کے استعمال کے بعد اندر ہی چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ موسم عام طور پر گرم ہوتا ہے اس لئے ننگے پاؤں اندر چلنے سے بڑی راحت ملتی ہے۔ یاد رکھیں اس علاقہ میں آپ کو اپنے پاؤں ہر وقت صاف رکھنے ہوں گے۔

عورتیں زیادہ تر ساڑھی کا استعمال کرتی ہیں۔ شلوار کا استعمال مسلمان عورتوں تک محدود ہے۔ خاکسار نے سارا وقت شلوار قمیص میں گزارا۔ تو میں نے دیکھا ہر کوئی بازار میں خاکسار کی طرف بار بار دیکھتا۔ جب میں نے اپنے میزبان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہاں مرد شلوار قمیص نہیں پہنتے اور اگر کسی کو دیکھ لیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ یا تو پاکستانی ہے یا افغانستان سے آیا ہے۔ روایتی مرد آدھی ٹانگوں تک دھوتی کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے دھوتی کو گھٹنوں تک اوپر کر کے پانی کا نالہ یا دریا وغیرہ پار کیا جاتا ہے۔ میرے لئے یہ عجیب بات تھی کہ پڑھے لکھے لوگ بغیر کسی وجہ سے دھوتی آدھی ٹانگوں تک Fold کئے ہوئے ہیں۔

چونکہ شرح تعلیم سو فیصد ہے۔ اس لئے صبح کے وقت پر گھر میں ایک دو اخبار آپ کو ملیں گے۔ ایئرپورٹ پر بھی دیکھا گیا کہ Departure Lounge میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر عام مسافروں کے لئے دو چار قسم کے اخبارات پڑھنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اپنی لوکل زبان میں ہی بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ البتہ اگر آپ انگریزی بولتے ہیں تو کام چل جاتا ہے۔ دوسرے یورپین ممالک کی طرح یہاں دونوں میاں بیوی کام کرتے ہیں۔ اس لئے معاشی حالت بہتر ہے۔ دوسرے اس علاقہ میں نوجوان لوگ زیادہ تر Middle East اور یورپین ممالک میں کام کرنے کے لئے جاتے ہیں اور کافی رقم واپس لاکر اس صوبہ میں Invest کرتے ہیں جس کی وجہ سے ساحلی علاقے میں یورپین سٹائل پر بہت اونچی اونچی عمارات تعمیر ہو رہی ہیں۔ لوگوں کے معاشی پہلو بہتر ہونے سے منفی پہلو بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ لوگ اپنی گھریلو زندگی سے مطمئن نہیں۔ جس کی وجہ سے طلاق کی شرح بہت اونچی ہے۔ لوگ زندگی کے مایوس کن حالات کے پیش نظر خودکشی کر لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کیرالہ میں ہر 15 منٹ کے بعد ایک خودکشی ہوتی ہے۔ اس لئے اس صوبہ کو ہندوستان کا خودکشی کا دارالخلافہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیرالہ کے صوبہ کو چلانے کے لئے اس کو 14 حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ لیکن جماعتی لحاظ سے اس کے 6 زون ہیں اور ہر زون کا ایک امیر ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعداد کیرالہ میں 12 ہزار کے قریب ہے۔ ہر زون میں ایک اعلیٰ معیار کی بیت الذکر موجود ہے۔ یہاں کی بیوت میں مجھے وضو کرنے کا نظام بہت پسند آیا۔ وضو والی جگہ پر آپ کے سامنے تقریباً 3 فٹ اونچی دیوار بنی ہوئی ہے۔ پانی والی ٹوٹی اس کے پیچھے ایک فٹ کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کھڑے ہو کر بغیر پانی کی چھینٹوں کے ڈر سے وضو کر سکتے ہیں۔ پاؤں دھونے کے لے علیحدہ انتظام ہے اور یہ سارا حصہ Glazed Tiles سے بنایا ہوا ہوتا ہے اور صفائی کا معیار بہت اچھا ہوتا ہے۔

کیرالہ کی تقریباً ساری احمدی جماعتوں میں جانے کی توفیق ملی۔ ایک بڑی خوش کن بات دیکھنے میں آئی کہ چاہے جماعت کتنی بھی چھوٹی کیوں نہ ہو وہاں ایک مربی ضرور مقرر کیا ہوا تھا۔ بہت کم احباب اردو بولتے ہیں۔ لیکن جماعت نے مجھے محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں ایک غیر ملک سے آیا ہوں اور اس اعلیٰ اخلاص سے پیش آئے کہ ایسا لگتا تھا کہ میں مدتوں سے اسی جماعت کو فرد ہوں۔ محبت اور پیار کی نہ بھولنے والی یادیں ساتھ لایا ہوں۔ جہاں بھی خاکسار گیا نماز کے بعد سب دوست ملے بغیر نہیں جاتے تھے۔ باوجود اس کے کہ اکثر میرے ساتھ زبان نہ جاننے کی وجہ سے بات نہ کر سکتے تھے۔ لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹ میں گھرے اخلاص اور محبت کی روح نمایاں طور پر نظر آرہی تھی۔

نئے آنے والے خود پڑھ کر اور پوری تسلی کر کے احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کو ہر لحاظ سے دینی تعلیم کی واقفیت ہوتی ہے۔ جب ان سے احمدیت کے متعلق بات کی جاتی ہے تو ایسا لگتا ہے کہ شائد یہ پیدائشی احمدی ہیں۔ یہ بڑا حوصلہ افزا اور خوشکن امر ہے کہ پچھلے 5 سال میں احمدیت قبول کرنے کی رفتار خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت زیادہ ہے اور احمدیوں کو جماعتی لحاظ سے صوبہ میں ایک امتیازی پوزیشن حاصل ہے۔

محترم منور بلوچ صاحب

ماحول اور زمین پر زندگی

ماحول اور زندگی ایک دوسرے سے منسلک طاقتیں ہیں۔ ماحول زندگی کو پروان چڑھانے کے لئے وسائل فراہم کرتا ہے۔ ماحول اگرچہ زندگی کو ختم تو نہیں کرتا لیکن طرز زندگی میں تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔

ماحول اور اس کی تبدیلی اور تبدیلی کی صورت میں فضائی، خلائی، آبی اور ارضی ردو بدل کو سمجھنا اور ان میں تبدیلی کی صورت میں زندگی گزارنے کو سائنس کا درجہ حاصل ہے اور سائنس کو (Environmentology) کہا جاتا ہے۔

ماحول کو سمجھنے سے قبل کرہ ارض کے خدوخال کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ زمین کا رقبہ 14,84,29,000 مربع کلومیٹر پر محیط ہے اور اس کے 3/4 حصہ یعنی 11,13,21,750 مربع کلومیٹر رقبہ پر پانی ہے۔ یہ زمین 4 منطقوں (Boundaries) پر مشتمل ہے۔ سب سے زیادہ گرمی 1966ء میں ایتھوپیا میں ریکارڈ کی گئی۔ 94 درجے فارن ہائیٹ تھی اور کم سے کم درجہ حرارت منفی 70- درجے ریکارڈ کیا گیا جو انٹارکٹیکا میں تھا۔ زمین کا بہت سارا حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ اس میں سے بڑا صحرا صحرائے اعظم صحارا ہے جو شمالی افریقہ میں واقع ہے جس کا رقبہ 90,65,000 مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔ سب سے زیادہ بارش چراپونجی بھارت میں 1961ء میں ریکارڈ کی گئی جو 1224 انچ تھی اور کم سے کم بارش چلی میں سالانہ 0.03 انچ جو 59 سال کا اوسط ہے۔

زمین سے سورج 92.9 ملین میل دور ہے۔ اوزون کی تہہ کرہ ہوائی میں ہماری زمین سے 16 سے 50 کلومیٹر کے درمیان واقع ہے۔ یہ ایک حفاظتی تہہ ہے۔ جو سورج کی نقصان دہ شعاعوں کو زمین پر آنے سے روکتی ہے اور یہ شعاعیں انسانی زندگی کے لئے بہت خطرناک ہیں۔ اگر یہ اوزون کی تہہ زمین اور سورج کے درمیان نہ ہوتی تو ہماری زمین اب تک تباہ ہو چکی ہوتی۔

دنیا میں آب و ہوا کو اعتدال میں رکھنے کے لئے زمین کے 25 فیصد حصہ پر جنگل اور کھیت ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ مقدار کسی جگہ بھی موجود نہیں۔ اس وقت پاکستان میں صرف 3 فیصد جنگلات ہیں جو خطرناک صورتحال ہے۔ اور اسی عرصہ میں انسانی آبادی کے دباؤ نے ماحول کو اس قدر تبدیل کر دیا ہے کہ اس سے زمین کی پیداواری صلاحیتیں متاثر ہونے لگی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بھوک اور خوراک کی کمی اور پانی کی آلودگی کا مسئلہ انسانوں کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

صنعت کی ترقی کی وجہ سے اور ماحول کے جبر سے 30 ہزار نباتات اور حیوانات کی انواع سالانہ شرح سے ناپید ہو رہی ہیں۔ انسانی آبادی کے دباؤ کی وجہ سے کچی آبادیوں کا قیام۔ ماحول کی آلودگی، کارخانوں کا دھواں، شور، ٹریفک کی بھرمار۔ کیمیاوی اور ایٹمی ہتھیاروں کی ایجاد نے انسان کے لئے بے سکونی اور نفسیاتی، دماغی اور مختلف امراض میں اضافہ کر دیا ہے۔

ماحول کو بگاڑنے میں خود انسان کا اپنا ہاتھ ہے۔ معاشی ترقی کی بے لگام دوڑ ماحول کے فطری نظام کو تباہی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ ایکالوجی جو ماحول اور حیات کے باہمی تعلق کی سائنس ہے کے مطابق ماحول وہ ہے جس میں انواع حیات زندہ رہ سکتی ہیں۔ اس کو ہیبی ٹاٹس (Habitats) کہتے ہیں۔ اس کے اندر خودکار نظام حیات کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس کو ایکوسسٹم (Eco System) کہتے ہیں۔ نباتات حیوانات اپنے ایکوسسٹم کی ماحولیاتی حد بندیوں کو عبور نہیں کر سکتے لیکن انسان اپنی زندگی کے قدرتی ماحول کو تباہ کرتا رہتا ہے۔ اگر قدرتی ماحول میں انسانی مداخلت کا سلسلہ طویل عرصہ تک جاری رہا اور انسان نے قدرتی ماحول کو تباہ کر دیا تو یہ زمین انسان کے لئے خوراک پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائے گی۔

ماہرین ماحولیات کا مؤقف ہے کہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ کے باعث کرہ ارض کا درجہ حرارت بلند ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اوزون کے حفاظتی غلاف کا تحفظ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ فضائی غلاف کرہ ارض کو سورج کی روشنی میں پائی جانے والی الٹرا وائلٹ اور الٹرا ریڈ شعاعوں سے بچاتا ہے جو زندہ انواع کے حیاتیاتی نظام اور DNA پر اثر انداز ہوتی ہیں جو انسانی قوت مدافعت کو کم کرتی ہیں جس کی وجہ سے دنیا میں کینسر Cancer کے مرض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماحول کی خرابی کے ذمہ وار تمام بڑے صنعتی ممالک ہیں۔ فوری طور پر صنعتی ماحول کو بہتر بنانا ضروری ہے۔ پاکستان کے حوالے سے فوری طور پر مندرجہ ذیل اقدام ضروری ہیں۔

1۔ ٹریفک کے غیر ضروری دباؤ کو روکنے کے لئے ریلوے کے سفر کو جدید بنیادوں پر استوار کیا جائے اور بڑے بڑے شہروں میں زیر زمین ریلوے کا نظام متعارف کروایا جائے۔

2۔ ڈیزل گاڑیوں اور دھواں دینے والی تمام گاڑیوں کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

3۔ ہر شخص اپنی زندگی میں ایک درخت لگائے اور اسے پروان چڑھائے۔

4۔ پاکستان میں جنگلات کے رقبے کو بڑھایا جائے اور ہر صوبے میں وسیع و عریض جنگل لگائے جائیں جو کل رقبہ کا 25 فیصد ہونا چاہئے جبکہ اب تک جنگلات کی مقدار 3 فیصد ہے۔

5۔ نہری پانی کے نظام کی اصلاح کی جائے اور دریاؤں کے پانی کو ضائع ہونے سے روکا جائے۔

6۔ پانی سے بجلی بنانے کے لئے ملک میں بڑے بڑے ڈیم بنائے جائیں۔

رانا محمد نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ

میرے بھائی مکرم رانا محمد احسان اللہ خان صاحب

میرے مجھ سے بڑے بھائی جان مکرم رانا محمد احسان اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب 16/ اگست 1969ء کو ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم انٹرمیڈیٹ اور پی ٹی سی تھی۔ ہم بہن بھائیوں میں آپ کا تیسرا نمبر تھا۔ ہم 13 بہن بھائی تھے۔ ہمارے بھائی جان خدا کے فضل و کرم سے نہایت اعلیٰ اخلاق و کردار کے حامل تھے۔ آج جبکہ آپ کو فوت ہوئے 9 سال کا عرصہ ہونے کو ہے۔ لوگ آپ کے حسن و کردار اور خدمت انسانیت کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ کی طبیعت بڑی سادہ مگر پُر مزاح تھی۔ ہر کسی سے ہنس کر بات کرنا اور دوسرے کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھنا اور اس کو ہر ممکن حد تک دور کرنے کی کوشش کرنا آپ کا سب سے نمایاں وصف تھا۔ لوگ آپ کو اور آپ کی ان خوبیوں کو آج بھی یاد کرتے ہیں اور آپ کے کردار اور پر مزاح طبیعت کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں۔

بلاتفریق مذہب اور قوم سب کو مسکرا کر سلام کہنا اور حال احوال دریافت کرنا بھی آپ کی نمایاں خوبی تھی۔ رستہ چلتے اگر آپ دیکھتے کہ کوئی بزرگ کوئی بوجھ اٹھائے ہوئے ہے تو آپ آگے بڑھ کر اس کا بوجھ اٹھا لیتے تھے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے والد صاحب گاؤں کے بڑے زمیندار اور صاحب حیثیت ہیں بہت خدمت بجالاتے اور یہ وصف ہم کو اپنے والد صاحب سے وراثت میں ملا ہے۔

آپ جماعتی اور مجلس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات بروقت شروع سال میں ادا کر دیا کرتے تھے۔ جب میں قائد مجلس بنا تو آپ میرے ساتھ مجلس عاملہ میں لمبا عرصہ شامل رہے اور ہمیشہ میرے کام اپنے ذمہ لے لیتے۔ میں چاہے گاؤں میں موجود ہوتا یا غیر حاضر ہوتا کبھی مجلس کے کام کو آپ نے رکنے نہ دیا۔

لمبا عرصہ ہم دونوں بھائیوں کو مجلس کے کام کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے جب عالمی دعوت الی اللہ کیلئے مہم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تو آپ اس کام میں جت گئے۔ آپ کا کوئی دن ایسا نہ تھا جب آپ دعوت الی اللہ نہ کرتے۔ آپ کی دعوت الی اللہ زبانی بھی ہوتی اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ سے بھی۔ اور اسی طرح آپ دوستوں کو حضور کے خطبات و خطابات کے سنانے کیلئے خصوصیت سے اہتمام کرتے۔ اسی طرح مربیان سلسلہ سے مذاکرات کے مواقع پر بھی سب سے زیادہ تعداد میں مہمانوں کو لانے والے آپ ہی تھے۔ اس سلسلہ میں خصوصیت سے ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی کوئی موقع ہم کو ایسا یاد نہیں ہے جس پر آپ نے مہمانوں کو بغیر کچھ پیش کرنے کے جانے دیا ہو۔ جماعت سے آپ کو ایک عشق کا تعلق تھا۔ آپ کی دعوت الی اللہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے بغیر کسی خوف اور ڈر کے ہمیشہ جاری رہی۔ آپ کا دعوت الی اللہ کا دائرہ اپنے گاؤں کے علاوہ اردگرد کے دیگر گاؤں تک پھیلا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ فیکٹری میں کام کرنے والے مختلف دوستوں اور افراد کو بھی کثرت سے دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ شام کو جب فیکٹری سے واپس آتے تو گھر سے ہو کر پھر ہم دونوں دعوت الی اللہ کیلئے نکل جاتے تھے یہ سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رہا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کا منظر مجھے آج بھی نظر آتا ہے جس میں ہم چار بھائی اور والد صاحب دیگر احباب کے ساتھ اکٹھے تھے۔ اس موقع پر حضور نے میرے چھوٹے بھائی محمد انعام اللہ کو اپنے پاس بلایا اور اس سے پیار کیا تھا۔ اور اس طرح وہ منظر بھی کبھی میں نہ بھولا جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کرنے گئے اور خدا تعالیٰ نے ہم کو یہ توفیق عطا کی اور حضور اس ملاقات میں کھڑے سب احباب جماعت سے مصافحہ فرما رہے تھے۔ یہ بہت بڑی خوش قسمتی اور سعادت ہم بھائیوں کو نصیب ہوئی۔

مرکز میں جلسوں اور اجتماعات پر پابندی کے بعد جب یہ سلسلہ اضلاع اور علاقہ کی سطح پر شروع ہوا تو ان مواقع پر بھی بھائی جان ان میں شامل ہوتے رہے اور ان مواقع پر آپ کو خدا کے فضل و کرم سے مختلف ڈیوٹیاں دینے کی بھی توفیق ملی۔

آپ ہمیشہ پابند صوم و صلوٰۃ رہے۔ کثرت سے نماز تہجد بھی ادا کرنے کی کوشش کرتے باوجود اس کے کہ آپ ابھی نوجوان تھے۔ اس نوجوانی میں خدا تعالیٰ نے آپ کو نہایت اعلیٰ خوبیوں سے نوازا تھا۔ اور نیک راہوں سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

آپ 19-20 مارچ 1997ء کی درمیانی شب رات تقریباً 11:00 بجے فیکٹری سے واپس آتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آپ کی کمزوریاں معاف فرمائے اور اپنے نیک لوگوں میں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مقابلہ مقالہ نویسی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بعنوان ''خلافت''

برائے اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ

قواعد، ذیلی عناوین و امدادی کتب

زیر اہتمام: مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

قواعد

☆عنوان مقالہ ''خلافت''

☆ مقالہ کے الفاظ 20 ہزار سے کم نہ ہوں اور 40 ہزار سے زائد نہ ہوں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے ان کے مصنفین، مطبع، سن اشاعت وغیرہ کا ذکر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔

☆ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 جولائی 2007ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆ ان مقابلہ جات میں مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ شریک ہوں گی۔

☆ ہر مجلس کے لئے دیئے جانے والے انعامات کی تفصیل یہ ہے۔

اول: ماڈل مینارۃ المسیح +15 ہزار روپے نقد انعام + سند امتیاز۔

دوم: ماڈل مینارۃ المسیح +10 ہزار روپے نقد انعام + سند امتیاز

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت +5 ہزار روپے نقد انعام + سند امتیاز۔

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ایک ایک کتاب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے تمام اطفال و ناصرات کو سند شرکت بھی دی جائے گی۔

☆ مقالہ کے شروع میں مقالہ لکھنے والے رکن اپنا نام ولدیت مجلس کا نام، ضلع اور مکمل پوسٹل ایڈریس مع فون نمبر صاف اور خوشخط تحریر کریں۔

☆مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اراکین اپنے مقالہ جات مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان ربوہ اور مجلس لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ کی وساطت سے ارسال کریں۔

☆مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کیلئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جا رہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں نیز اگر چاہیں تو وہ مزید ذیلی عناوین بھی بنا سکتے ہیں۔ تاہم مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے عناوین کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔

ذیلی عناوین

1۔خلیفہ کا مفہوم
2۔آیت استخلاف کی تفسیر
3۔خلافت کی اہمیت
4۔خلافت کی برکات
5۔خلیفہ خدا بناتا ہے
6۔خلفاء احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات
7۔خلافت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات
8۔خلافت کے بارہ میں خلفاء احمدیت کے ارشادات
9۔خلفاء احمدیت کی مختصر سوانح و سیرت
10۔خلفاء احمدیت کی تحریکات
11۔خلفاء احمدیت کے دور میں جماعتی ترقیات کا مختصر جائزہ
12۔خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

امدادی کتب

1۔ترجمہ قرآن کریم از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
2۔ منصب خلافت، برکات خلافت، انوار خلافت خلافت راشدہ، خلافت حقہ......از حضرت مصلح موعود
3۔خلیفہ خدا بناتا ہے۔از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
4۔ خلافت احمدیہ۔ از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
5۔الفرقان۔خلافت نمبر
6۔ تاریخ احمدیت جلد 3
7۔جماعتی اخبارات، رسائل و جرائد
8۔ خلافت رابعہ کی فتوحات۔ ترقیات۔ از مکرم عبدالسمیع خان صاحب
9۔حیات نور۔از مکرم عبدالقادر سوداگرمل صاحب
10۔سوانح فضل عمر جلد 1 تا 5 از فضل عمر فاؤنڈیشن
11۔ایک مرد خدا (حضرت مرزا طاہر احمد) از۔ائین ایڈم سن
12۔حیات ناصر۔از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

ایک عظیم الشان فرق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''دیکھو بالشوزم لوگوں سے ان کے اموال جبراً چھینتی ہے مگر آپ (حضرت مسیح موعود) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرتد ہو جائے تو اس کا مال اسے واپس کردو کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے (ضمیمہ شرط 12) یہ کتنا عظیم الشان فرق ہے کہ دنیا جس نظام نو کو پیش کرتی ہے اس میں جبراً لوگوں سے ان کے اموال چھینتی ہے مگر حضرت مسیح موعود جس نظام نو کو پیش فرماتے ہیں اس میں طوعی قربانیوں پر زور دیتے ہیں۔''

نظام نو۔انوار العلوم جلد 16 صفحہ 591

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

۞ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 23/اگست 2006ء بروز بدھ بوقت صبح سات بجے دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید میں ہوگا۔

1۔شرائط برائے داخلہ جامعہ احمدیہ:

1۔میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔
3۔میٹرک کے امتحان میں کم از کم B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔
4۔ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی میٹرک یا ایف اے/ایف ایس سی میں سے کسی ایک میں B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔
5۔قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
6۔مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
7۔انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔
8۔میڈیکل رپورٹ کے مطابق صحت درجہ اول ہو۔ (میڈیکل چیک اپ انٹرویو میں کامیابی کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

2۔ہدایات:

1۔امیدواران درخواست اور فارم معاہدہ وقف زندگی میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز جماعت نہم/گیارہویں میں حاصل کردہ نمبر اور واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

2۔قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اور خدام الاحمدیہ پاکستان کی مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہوں۔

نوٹ:1۔انٹرویو کے وقت میٹرک/ایف اے/ایف ایس سی کی اصل سند اور فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

2۔مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

Ph: (047-6213563), (0345-7894022)

فیکس نمبر: 047-6212296

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

کوئی نماز قضا نہیں کی

۞ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی پیدائش جنوری 1900ء کی ہے اور 1916ء میں حضرت مصلح موعود کی بیعت کی اور اب 2006ء میں ان کی عمر 106 برس سے زیادہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

16 سال کی عمر سے اب تک کوئی نماز قضا نہیں کی اور نہ روزہ قضا کیا ہے......خدا تعالیٰ توفیق دے تو کافی وقت تہجد میں گزار سکتا ہوں۔

(الفضل 25 جنوری 2002ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

چاند پر پہلا قدم

چاند پر انسان کے قدم رکھنے کا خواب بہت پرانا ہے۔ چاند صدیوں سے انسان کے لئے ایک دیومالائی کردار بنا رہا ہے اور فنون لطیفہ کی ہر صنف بالخصوص شاعری میں چاند کا تذکرہ صدیوں سے ہوتا آیا ہے۔

21 جولائی 69ء تاریخ عالم میں، اس اعتبار سے ایک بہت اہم تاریخ ہے کہ اس دن انسان کو چاند پر قدم رکھنے کے خواب کی تعبیر ملی تھی۔

یہ کارنامہ 21 جولائی 1969ء کو امریکہ کے خلانورد نیل آرمسٹرانگ نے انجام دیا تھا۔ انہوں نے صبح 7 بج کر 56 منٹ 32 سیکنڈ پر چاند کی سطح پر پہلا قدم رکھا اور یہ تاریخی الفاظ ادا کئے ''یہ ایک انسان کا چھوٹا سا قدم ہے لیکن انسانیت کی ایک عظیم جست ہے، تھوڑی دیر بعد ان کا ساتھی ایڈون ایلڈرن بھی چاند پر قدم رکھ چکا تھا جبکہ ان کا تیسرا ساتھی مائیکل کولنز خلائی جہاز اپالو۔11 میں چاند کے گرد چکر لگا رہا تھا۔

اپالو۔11، 16 جولائی 1969ء کو امریکہ کے مقام کیپ کینڈی سے اپنے تاریخی سفر پر روانہ ہوا تھا۔ 21 جولائی 1969ء کو اپالو۔11 سے ایک چاند گاڑی ''ایگل'' علیحدہ ہوئی جس میں یہ دونوں خلانورد سوار تھے۔......ان دونوں خلانوردوں نے کوئی 22 گھنٹے چاند کی سطح پر گزارے وہاں امریکہ کا پرچم نصب کیا ''مختلف تجربات کئے اور چاند کی سطح سے مٹی کے نمونے جمع کئے اور پھر اپنی چاند گاڑی کے ذریعے اپالو۔II سے آملے جہاں ان کا تیسرا ساتھی، مائیکل کولنز ان کا منتظر تھا۔

تین دن بعد 24 جولائی 1969ء کو یہ تینوں خلا نورد، بحفاظت بحرالکاہل میں اتر گئے۔ ساری دنیا نے انہیں اس کارنامے پر مبارکباد دی۔ صدر نکسن نے کہا ''یہ ہفتہ انسان کی تخلیق کے بعد سے اب تک، سب سے عظیم ہفتہ تھا۔''

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

فرقہ واریت اور انتہا پسندی ناسور ہیں

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ فرقہ واریت، دہشت گردی اور انتہا پسندی پاکستان کیلئے ناسور ہیں۔ نوجوان آگے آئیں اور ثابت کر دکھائیں کہ ہم انتہا پسند نہیں بلکہ اعتدال پسند ہیں۔ ہمیں عالمی برادری کی غلط فہمیوں کو ختم کرنا ہوگا۔ حکومت انتہا پسندی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی جس سے ملکی ترقی کو بہت نقصان پہنچا اور غیر ملکی سرمایہ کاری کم ہوئی۔

لبنان پر زمینی۔ فضائی اور بحری حملے

اسرائیل نے لبنان کے خلاف کارروائی کا اعلان کرتے ہوئے زمینی، فضائی اور بحری حملوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ جس سے 65 لبنانی جاں بحق ہو گئے اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ صدیفہ میں 20 مکان، خوراک اور ادویات لے جانی والی 4 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئی ہیں بے گھر افراد کی تعداد 7 لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اسرائیلی حکومت نے جنگ بندی اور جنوبی لبنان میں امن فوج تعینات کرنے کی اقوام متحدہ کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ اسرائیلی نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ایران نے جوہری پروگرام سے توجہ ہٹانے کیلئے فوجیوں کے اغواء میں لبنانی حزب اللہ کی مدد کی۔ ایرانی حزب اللہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل پر مہینوں راکٹ برسا سکتے ہیں اور امریکی و اسرائیلی تنصیبات پر حملے کیلئے تیار ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم بلیئر نے کہا ہے کہ موجودہ بحران کے ذمہ دار ایران اور شام ہیں۔

58 ارکان پارلیمنٹ کے استعفے

پیپلز پارٹی کے 58۔ ارکان پارلیمنٹ نے استعفے بے نظیر بھٹو کے حوالے کر دیئے ہیں۔ لندن میں بے نظیر کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں حکومت مخالف تحریک اور وزیر اعظم شوکت عزیز کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کی حکمت عملی پر غور کیا گیا۔

50 لاکھ کا ڈاکہ

فیصل آباد کے علاقہ نشاط آباد میں 5 کار سوار ڈاکوؤں نے جیولری شاپ میں گھس کر عملے کو باتھ روم میں بند کر دیا اور 50 لاکھ مالیت کے زیورات لے کر فرار ہو گئے۔

کثیر المنزلہ عمارتوں کیلئے قانون سازی

سپریم کورٹ کے دو رکنی بنچ نے گلبرگ لاہور میں 17 منزلہ پلازہ کی باقی منزلوں کی تعمیر روکنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ ایک ماہ میں پنجاب میں کثیر المنزلہ عمارتوں کیلئے قانون سازی کی جائے۔ عمارت کے گرنے کا ذمہ دار کون ہوگا۔ مارگلہ ٹاور والے اب تک در بدر پھر رہے ہیں۔ تمام ٹاؤن پلانر فارغ کر کے انجینئر بھرتی کئے جائیں۔

عراق میں بم دھماکے

عراق میں 5 مختلف بم دھماکوں اور تشدد کے واقعات میں عراقی وزارت خارجہ کے سینئر عہدیدار سمیت 12۔ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ایک اور شہر میں جسٹس آفس کے سربراہ کو گولی ماردی گئی۔

قیمتوں کو کنٹرول کرنے کیلئے چھاپے

وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ سپیشل مجسٹریٹ قیمتوں کو کنٹرول کرنے اور ملاوٹ کے خاتمہ کیلئے روزانہ چھاپے ماریں گے اور ناجائز منافع خوروں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

اکبر بگٹی کے ایک اور کمانڈر نے ہتھیار ڈال دیئے

ضلع ڈیرہ بگٹی میں اکبر بگٹی کی نجی ملیشیا کے مزید ایک کمانڈر نے 300 ساتھیوں سمیت ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور اسلحہ بھی حکومت کو جمع کروا دیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارہ کے اہلکاروں نے فراری کیمپ سے 104 مارٹر بم۔ 650 کلو دھماکہ خیز مواد۔ بارودی سرنگیں اور دیگر اسلحہ برآمد کر لیا۔

شرائط منظوری وقف عارضی

☆ ہر واقف ''فارم وقف عارضی'' پر اپنے دستخط کرے تاکہ اس کا وقف طوعی قرار دیا جائے۔

☆ فارم وقف عارضی کے تمام کوائف پر کئے جائیں اور صاف صاف لکھے جائیں اور کوئی کانٹ چھانٹ نہ کی جائے (خصوصاً تاریخوں میں کوئی کانٹ چھانٹ نہ کی جائے)

☆ ہر فارم صدر جماعت کی تصدیق سے آنا ضروری ہے۔ بلا تصدیق فارم غیر معیاری شمار ہوگا۔

☆ وقف عارضی جو نظارت تعلیم القرآن کے تحت کی جاتی ہے اس کی کم از کم مدت دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے ہے۔ مقررہ میعاد سے کم و بیش کی اجازت نہیں۔

☆ مقام وقف کا انتخاب نظارت تعلیم القرآن کرتی ہے مقام وقف پر مسلسل دو ہفتے گزارنے ضروری ہیں۔ فارغ اوقات دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں گزارے جائیں اور احباب جماعت سے رابطہ بھی کیا جائے۔ نیز عرصہ وقف مکمل ہوتے ہی اپنی رپورٹ کارکردگی دفتر کو ارسال کر دیں۔

☆ نظارت تعلیم القرآن کی پیشگی منظوری کے بغیر وقف عارضی قابل قبول نہیں۔

☆ عرصہ وقف کی معین تاریخیں لکھی جائیں۔ ایسا کرنے سے آپ ذہنی طور پر تیار رہیں گے۔

☆ فارم وقف عارضی مردوں عورتوں دونوں کیلئے مشترک ہے۔ ہر فرد کیلئے الگ الگ فارم استعمال کیا جائے۔

☆ خواتین مقامی وقف کریں گی وہ صدر لجنہ کی منظوری سے عرصہ وقف پورا کریں پھر رپورٹ لکھ کر فارم وقف عارضی کے ساتھ صدر لجنہ کی تصدیق سے بھجوائیں۔ مردوں کو مقامی وقف کی اجازت نہیں ہے۔

☆ بیرون وقف کیلئے خواتین نظارت تعلیم القرآن کی پیشگی منظوری سے جاسکیں گی بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی محرم یعنی باپ، خاوند یا بھائی بھی وقف پر جارہا ہو۔

(ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ۔ فون نمبر: 047-6213209)

ربوہ میں طلوع وغروب 21 جولائی	
طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:15

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد اختر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ عزیزم عدیل احمد ابن مکرم سعید احمد صاحب (واپڈا) کے بازو کا آپریشن عنقریب متوقع ہے احباب جماعت کی خدمت میں کامیاب آپریشن اور عزیز کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

قرآن کریم تمام جہانوں اور تمام زمانوں کیلئے ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ہر قسم کی ماربل ورائٹی کیلئے خود فیکٹری میں تشریف لائیں
مارکیٹ میں ہمارا کوئی نمائندہ نہیں ہے
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 0301-7970377
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
اہل ربوہ کو ویزہ کیلئے پراپرٹی اسیسمنٹ کی سہولت موجود ہے پروفیشنل ٹیکس نمبر E&TD#-13
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ ربوہ
فون: 047-6214220-0300-7704214
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر 0304-3213500

C.P.L 29-FD

صاحب جی فیبرکس کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ فون: 047-6214300-6212310

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
طیب سینٹری
الیکٹرک اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
G-29 پی۔ آئی اے ہاؤسنگ اسکیم لاہور
0301-4396164,042-5188124

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

GET ADMISSION IN
U.K, GERMANY, HOLLAND, CZECH REPUBLIC
HUNGARY & ROMANIA
Contact: Mubashar Ahmad Khan.(Consultants)
Foreign Students Admission Services.
United Market, Opp-7-Eleven Bakers College Road (Chenab Nagar) Rabwah. Tel:047-6215620 Mob:0301- 4331484